میرے محمدی بھائیو! کدھر جارہے ہو؟

ابوطلحہ عثمان، ایم اے عربی، ایم اے علوم اسلامیہ، جھنگ

آس کی بجھتی چلی جاتی ہیں شمعیں کیا کروں
ایک سناٹا ہی سناٹا ہے گھر میں کیا کروں؟

کون سی خوبی ہے جو بحیثیت مجموعی مسلمان قوم میں آج موجود ہے؟ اپنے کو مسلمان بھی کہتے ہیں رشوت بھی کھاتے ہیں۔ مسلمان کہلاتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ مسلمان کہلاتے ہیں، وعدہ خلافی دھڑلے سے کرتے ہیں۔ مسلمان کہلاتے ہیں، دوسروں کی جیب کاٹنے کے بیسیوں طریقے نہایت دلیری سے اختیار کرر کھے ہیں۔ مسلمان کہلاتے ہیں، ڈاکے ڈالتے ہیں۔ کوئی ذراسی مزاحمت کرے تو گولی اس کے سینے میں اتار دیتے ہیں۔ راہزنی کرتے ہیں۔ مسافروں کی جیبیں خالی کروالیتے ہیں، مگر ہیں مسلمان۔ غریب اور متوسط آدمی سے سائیکل اور موٹر سائیکل چھینتے ہیں مگر ہیں مسلمان۔ کاریں چھینتے ہیں، پھر ان کو کہیں دور جا کر بیچ آتے ہیں یا انہی چھینی گئی کاروں کے ذریعے ڈاکے اور قتل عام کرتے ہیں مگر ہیں مسلمان۔ وزیر، مشیر بن کر قوم کو لوٹتے ہیں اور ذرا آگے قدم بڑھائیں تو دوبئی، سوئٹزرلینڈ، یورپ اور امریکہ کے بنکوں میں لوٹ کا مال جمع کرواتے ہیں، مگر ہیں خُدام المسلمین۔ روٹی، کپڑا اور مکان کا پُرفریب فرعونی نعرہ لگاتے ہیں، عام مسلمان سمجھتا ہے یہ چیزیں مجھے ملیں گی، مگر وہ تو یہی چیزیں جن کے پاس پہلے تھیں ان سے بھی چھین لیتے ہیں اور یہ سب دھوکے باز عیار مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔

سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگا کر لاکھوں کلمہ گو بھائیوں کو یہودی دہشت گردوں کے ہاتھ فروخت کردیتے ہیں، مگر ہیں مسلمان۔ ہاں! لاکھوں، کروڑوں ڈالروں کا ایک سیلاب بالآخر ان کے گھروں میں خوش رنگ طوفان لے آتا ہے۔ اگر کوئی نیک نصیب انسان جج یا بااختیار افسر اُن پر گرفت

کرے تو NRO کا پروانہ ماتھے پر سجا لیتے ہیں، جبکہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ مخزومی قریشی شریف زادی کو استثناء نہیں دیتے، اس کا ہاتھ کٹ جاتا ہے، مگر کلمہ کے نام پر بننے والے ملک کے سیدزادے اور اس کے حواری، موالی، سرمایہ دار، زردار مستثنیٰ قرار پاتے ہیں اور ہیں سب جدی پشتی مسلمان۔

ارے کلمہ لا الہ الا اللہ کے دعوے دارو! تمہارا رخ تو مکہ کی طرف تھا، تمہاری آواز کی گونج تو محمد رسول اللہ ﷺ کے مدینہ کی طرف تھی، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اپنے یوٹرن کو چھوڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے دیئے ہوئے صراط مستقیم پر رواں ہو جاؤ؟ قرآن پاک میں سود، رشوت، حرام مال، جھوٹ، فریب، چوری اور بدکاری جیسی صفات کو یہود و نصاریٰ کی صفات قرار دیا ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''منافق کی تین علامات ہیں: بولے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے، جھگڑا ہو جائے تو گالیاں دے۔ جس کسی میں ان میں سے ایک علامت ہے، اس میں نفاق کی ایک علامت ہے اور جس کسی میں یہ تینوں علامات ہیں، وہ پکا منافق ہے''

سوچئے! آپ میں تو ان علامات میں سے کوئی علامت نہیں؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ آپ صرف مسلمان نہیں، پکے مسلمان بن جائیں؟۔

آنجہانی گاندھی کانگریس حکومت کے وزیروں سے کہہ رہا تھا:

''میں رام چندر اور کرشنا کا حوالہ نہیں دے سکتا، وہ تاریخی ہستیاں نہیں تھیں، میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا نام بطور مثال نمونہ کے پیش کرتا ہوں، وہ بہت بڑی سلطنت کے حاکم تھے، پر انہوں نے فقیروں والی زندگی گزاری''۔

(بحوالہ اخبار ہریجن، ۲۷ جولائی ۱۹۳۷ء)

اے مسلمانو! اے محمدی ہونے کے دعویدارو! کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم مرنے کے بعد کی زندگی کے لئے کچھ کرلو؟ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اپنے نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ کے نقوش قدم کو اپنی حرز جان بنالو؟ پھر تم اور تمہاری نسلیں دنیا پر چھا جائیں گی، تم ہی حاکم ہوگے اور دنیا محکوم۔ ''وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ''۔

تیرا حق تجھے اس وقت ملے گا جب تو اس کے سر پر چڑھ کر کھڑا ہوگا

لے نہ ڈوبیں ایک دن ہم کو یہ بداعمالیاں
روتے روتے مر نہ جائیں ہم پہ رونے والیاں

وہ میرے مکان میں کرایہ دار ہے، وعدہ اور تحریر کے مطابق ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک ادائیگی ہونی تھی۔ دو ماہ کا کرایہ دیا وہ بھی وسط ماہ کے بعد، پھر تین ماہ ہو رہے ہیں، کرایہ نہیں دیا، جب فون کرتے ہیں کل کا وعدہ کرلیا جاتا ہے، مگر وہ کل نہیں آتی، وہ بولتا چلا گیا، اس نے کہا میں ریٹائرڈ آدمی ہوں، ساری

زندگی اللہ نے رشوت اور سود کے حرام مال سے بچایا، ۳۳ سال کی نوکری کے بعد جی پی فنڈ کے پیسوں سے پلاٹ خریدا، پنشن کے پیسوں سے تعمیر کیا کہ چلو ماہانہ پنشن کے ساتھ کرایہ مکان کے پیسے ملا کر اچھا گزارا ہوتا رہے گا، اس نے مزید کہا کہ آخر یہ کیا ہے کہ جب اپنا حق رزق حلال مانگتا ہوں، بھیک نہیں مانگتا تو وہ آگے سے کہتا ہے تم اتنے پیسوں کا کیا کرو گے؟ کیا قبر میں لے جاؤ گے؟۔

میں سوچ رہا تھا آج کے نام نہاد مسلمان کے اخلاق کتنے خراب ہو چکے ہیں: جو آدمی رشوت لیتا ہے، وہ بھی کہتا ہے تم اتنے پیسوں کا کیا کرو گے؟ کچھ تو مجھے دیدو۔ چوری کرنے والا کہتا ہے اس کے پاس مال ہے، اس نے کیا کرنا ہے، چلو میں لے لیتا ہوں۔ راہزن اور ڈاکو کہتے ہیں اپنی جیبیں خالی کرو، تم نے پیسے کیا کرنے ہیں؟ یہ موٹر سائیکل اور کار تم نے کیا کرنی ہے؟ چھوڑو! ورنہ گولی ماردوں گا۔ بڑی بڑی مارکیٹوں میں، بنکوں میں ڈاکے پڑتے ہیں کہ اتنا مال یہاں کیوں پڑا ہے؟ چھوڑو! ہمیں دیدو، قبر میں مت لے جاؤ، میرے پیٹ کے جہنم کو بھرنے دو۔ سرکاری مال میں افسران غبن کرتے ہیں، کہتے ہیں: سرکار نے اور پبلک نے اتنے پیسے کیا کرنے ہیں؟۔ حج اسکینڈل سامنے آتا ہے، حاجیو! تمہیں تو ثواب ملے گا، کچھ ہمیں لوٹنے دو۔ اور این آئی سی ایل اسکینڈل اور پتا نہیں کیا کیا، کون سا محکمہ بچا ہوا ہے؟ ہر جگہ Domoreهل من مزید ؟ کی آواز آرہی ہے۔ بقول شخصے: وزیراعظم کے پاس ۲۹ارب روپے صوابدیدی فنڈ کے ہیں، مگر سندھ اور بلوچستان میں ہاہا کار مچی ہوئی ہے، بارش اور سیلاب نے تباہی مچادی ہے، یہ رقم ایک تہائی بھی ان پر خرچ ہو جائے تو وہ لاکھوں لوگ مصائب وآفات سے نکل آئیں۔ بیرون ملک سے خیرات اس لئے نہیں ملتی کہ یہاں پہنچ کر وہ سوئس اور دبئی بنکوں کی طرف Slip کر جاتی ہے، محتاجوں، ضرورت مندوں نے ان پیسوں کا کیا کرنا ہے؟ ۳۷ روپے لیٹر میں منگوایا تیل امریکی ہم پیشہ دہشت گردوں کو اصل قیمت سے بھی کم میں پیش کر دیا جاتا ہے، اہل وطن کے حصے میں سارے ٹیکس آتے ہیں اور وہی ۳۷ روپے والا تیل ان کو ۹۰ روپے لیٹر سے اوپر میں دیا جاتا ہے کہ ان اہل وطن کو مہنگائی کے دور میں چند کوڑیاں بچانے کی کیا ضرورت ہے؟ ہاں! بجلی کی لوڈ شیڈنگ میں بھرپور حصہ عوام کو ملتا ہے۔ صدارتی، وزارتی اور مشیروں کے محلات کو تو استثناء حاصل ہے۔ اے کلمہ پڑھنے والے بااختیار باوقار لوگو! یہ دوسروں کو کفایت کی ترغیب اور ان کے جائز اور حلال اموال، خون پسینے کی کمائی لوٹ کر کب تک جیو گے؟ یہ صفت تو یہودیوں کی تھی، مال لوٹنا، رشوت کھانا، اہل حقوق کے حقوق غصب کرنا۔ کسی کو کچھ دینا پڑا تو اس وقت دیں گے جب کوئی سر پر چڑھ کر کھڑا ہوگا، اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۔ میرے محمدی بھائیو! کدھر جا رہے ہو؟

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے
اکیلا ہی سر محشر کھڑا ہوں